نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

مدارس کے خلاف جاری مہم میں شدت

محترمہ بے نظیر بھٹو قتل کیس میں دارالعلوم حقانیہ کی کردار کشی

گزشتہ دنوں پاکستانی میڈیا میں ایک بار پھر آٹھ سالہ پرانا بینظیر بھٹو قتل کیس میں دارالعلوم حقانیہ کو بدنام کرنے کی ایک گھناونی سازش کا اعادہ کیا گیا۔ یہ کوئی نیا بھونڈا الزام نہیں بلکہ میڈیا کو جب بھی بریکنگ نیوز کی ضرورت پڑتی ہے یا محترمہ بے نظیر بھٹو کی برسی قریب آتی ہے تو اس طرح کے تبصرے و تجزیے سننے میں آتے ہیں۔ لیکن اس غیر سنجیدہ من گھڑت اور جھوٹی خبر کو بہت سے نام نہاد، دانشور اور اہل قلم اس طرح نوک قلم پر لاتے ہیں گویا کہ اس سازش کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں مگر افسوس کہ کسی نے بھی اس کا کھوج لگانے کی اور درپردہ حقائق کو جاننے کیلئے کوئی تحقیق نہیں کی۔ سید الکائنات حضرت محمدؐ کا ارشاد پاک ہے کہ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو نقل کرے۔ یقیناً یہ الفاظ مبارکہ آج بھی ہمارے بعض میڈیا، اینکرز پر صادق آتے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کی انتظامیہ نے بار بار میڈیا اور ارباب اقتدار سے اپیل کی کہ وہ آزادانہ طور پر اس کی تحقیق کروائیں۔ اسی طرح مختلف مواقع پر دارالعلوم نے اپنا ٹھوس موقف پیش کیا مگر افسوس کہ حقیقت پر مبنی اس رپورٹ کو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا۔ لہٰذا دارالعلوم حقانیہ کا تفصیلی موقف پیش خدمت ہے جو نذر قارئین ہے ...... (ادارہ)

دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سینئر نائب صدر شیخ الحدیث مولانا انوار الحق نے بے نظیر بھٹو قتل کیس میں بار بار دارالعلوم حقانیہ پر عائد کردہ بے سروپا الزامات کی سختی سے تردید کی ہے اور کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو پاکستان کی ایک مقتدر بڑی سیاسی لیڈر اور عالمی سطح کی دانشور رہنما تھیں۔ ان کے قتل میں پہلے ہی دن سے دارالعلوم حقانیہ جیسے خالص تعلیمی ادارے کی طرف اشارے کنائے کرنا اصل قاتلوں کو چھپانے کی ایک بھونڈی سازش ہے۔ دارالعلوم اِس منفی پروپیگنڈے کو عالمی سطح پر دینی مدارس کے خلاف جاری پروپیگنڈہ کا اہم حصہ سمجھتا ہے۔ جس کی روز اول سے دارالعلوم شد و مد سے تردید کرتا چلا آرہا ہے۔ جس میں مسلمانوں دینی مدارس' مذہبی جماعتوں کو ٹیررازم کے ساتھ نتھی کیا جارہا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو سے دینی مدارس اور علماء کو کوئی خطرہ نہیں تھا' اصل خطرہ سیاسی اور دیگر مقتدر قوتوں کو تھا۔ جن کا اقتدار بی بی کے آنے سے خطرے میں پڑ سکتا تھا یا جن کے سیاسی اور دیگر مفادات پر زَد آسکتی تھی۔ سابق وزیر داخلہ کی رپورٹ بھی تضادات کا مجموعہ تھی۔ ایک ہی سانس میں سابق وزیر داخلہ نے واضح کہہ دیا کہ سازش فاٹا میں تیار ہوئی اور فنڈنگ بھی وہیں ہوئی۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس میں پرویز مشرف، بریگیڈیئر اعجاز شاہ، القاعدہ' طالبان

اور پیپلز پارٹی کی مخالف سیاسی دو جماعتیں بھی ملوث ہیں نیز اس سے پہلے سکارٹ لینڈ یارڈ' اقوام متحدہ کی تفتیشی ٹیموں نے (جن پر ملک کے کروڑوں روپے خرچ ہوئے) کو کسی دوربین اور خوردبینوں میں بھی دارالعلوم حقانیہ کی جھلک نظر نہ آئی اور اپنی رپورٹوں میں دارالعلوم کا نام نہ لیا۔ ترجمان نے اس بات پر زور دیا کہ بے نظیر بھٹو نے جن لوگوں کو زندگی میں اپنے قتل کے منصوبے میں نامزد کیا تھا انہیں کیوں اب تک شامل تفتیش نہیں کیا گیا؟ پھر ایف آئی آر بھی دومرتبہ درج کی گئی۔ خود پیپلز پارٹی کی ایک بہت بڑی اکثریت اُن لوگوں کو شامل تفتیش کرنا چاہتی ہے جو محترمہ کے ساتھ اُس وقت موجود تھے جن کے پُراسرار کردار اور بزدلانہ حرکات سے طرح طرح کی چہ میگوئیاں اب تک کی جارہی ہیں۔ اِس طرح 27 دسمبر 2008ء کو نوڈیرو میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی برسی کے موقع پر صدر زرداری صاحب نے واشگاف الفاظ میں کہا تھا کہ امریکہ کی سابق وزیرخارجہ کونڈا لیزا رائس نے اپنی کتاب میں قتل کے بارے میں بہت کچھ واضح کردیا ہے۔ جس کے اشارے اور تانے بانے خود امریکہ کی جانب بھی ہوتے ہیں۔ پھر دوران تفتیش بلاول ہاؤس کے چیف آرگنائزر شہنشاہ کو کس نے مارا؟ 18 اکتوبر کو کراچی میں محترمہ بینظیر پر کس نے بم حملہ کیا؟ پوسٹ مارٹم کیوں نہیں کیا گیا؟ مسلم لیگ (ق) کو اس وقت قاتل لیگ کہا گیا۔ آج اِن کا موقف کیوں تبدیل ہوگیا ہے؟ پھر جو دو تین نام بطور طالب علم دارالعلوم حقانیہ کی طرف منسوب کیئے جارہے ہیں ان نامزد لوگوں کو فرضی پولیس مقابلوں اور فرار ہونے کے دوران قتل کیا گیا' ان لوگوں کو کیوں اور کس نے قتل کیا؟ اسی طرح نامزد اور گرفتار ملزم اعتزاز' حسنین اور رفاقت کا کوئی تعلیمی ریکارڈ ہمارے پاس نہیں۔ اسی طرح پھر جائے حادثہ کو اعلیٰ پولیس حکام نے کس کے حکم پر کیوں عجلت میں دھویا؟ بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی قوم اور پیپلز پارٹی اپنے رہنماؤں سے اصل قاتلوں کا سراغ معلوم کرے۔ خود صدر زرداری نے بار بار یہ کہا ہے کہ طالبان وغیرہ وغیرہ اس سازش کا ایک معمولی کامہ ہیں' اصل قوتیں کوئی اور ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ان قوتوں کی مکمل کرنشاندہی کریں۔ تفتیشی اور متعلقہ ادارے اپنی ناکامیوں کو چھپانے کیلئے تضادات سے بھرپور متنازعہ رپورٹیں پیش کرتی رہیں جنہیں پیپلز پارٹی سمیت کسی بھی ذی شعور نے قبول نہیں کیا۔ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک ایک کھلی کتاب کی مانند ہے یہ واحد ادارہ ہے اور برسوں سے کوئی روز ایسا نہیں گزرتا جس میں امریکی مغربی اور دنیا بھر کے میڈیا کے نمائندے، سفارتکار اور دانشور حضرات دارالعلوم کا وزٹ نہ کرتے ہوں اور انہیں یہاں پر کسی بھی قسم کے دہشت گردی کے ثبوت ملے ہوں۔ حال ہی میں ایک بار پھر کل پرسوں کے اخبارات میں عدالت میں زیرسماعت مقدمہ کے حوالہ سے دارالعلوم کے دفتر تعلیمات کے محرر مولانا وصال احمد کی طرف کامرہ ایربیس وغیرہ کے سلسلہ میں منسوب نہایت بے سروپا باتیں شائع کی جارہی ہیں جس کا عدالت میں نہ سوال ہوا اور نہ جواب زیرسماعت کیس کا ایک گواہ

عبدالرشید جو زیرحراست ہے وہ حادثہ سے تین سال پہلے 2004 میں صرف تین ماہ دارالعلوم میں زیرتعلیم رہا جسے غیر حاضری کی وجہ سے حادثہ سے تین سال قبل ادارہ سے خارج کردیا گیا تھا۔ دارالعلوم حقانیہ، پیپلز پارٹی حکومتی اداروں کیساتھ تفتیشات میں ہر طرح سے تعاون کیلئے حسب سابق مستعد ہے تاکہ اصل محرکات اور قاتلوں کا سراغ لگایا جاسکے۔

محترمہ بینظیر بھٹو کا قتل، اصل حقائق اور قاتل بے نقاب کیے جائیں

> یہ اہم اداریہ بینظیر بھٹو کے قتل کے فوراً بعد لکھا گیا تھا، اوراس میں حادثہ کے تمام پہلوؤں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا تھا۔ چونکہ دینی مدارس کے خلاف جاری پروپیگنڈہ مہم میں مزید شدت آ گئی ہے۔ اسی لئے اس حادثہ کے تانے بانے آٹھ سال بعد دارالعلوم کی طرف بُنے جارہے ہیں۔ اوراس کی حقیقت اسی طرح ہے جس طرح عراق میں امریکہ نے کاروائی کے جواز کیلئے ایٹمی ہتھیاروں (weapons of mass destruction) کا پروپیگنڈہ کیا پھر ۹/۱۱ کے ڈرامے کے بعد افغانستان اور پاکستان کے خلاف نہ ختم ہونے والی جنگ کا آغاز کیا۔ امریکی نائب صدر جو بائڈن نے تو کھل کر خیبر پختونخوا میں قائم مدارس کے خلاف اپنی تقریروں میں نفرت اور کاروائیوں کا اعلان کیا ہوا ہے، یہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ پھر پاکستان میں دینی مدارس کے خلاف کئی منفی پروپیگنڈے ان دنوں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں چلائے جارہے ہیں۔ یہ اداریہ (جنوری ۲۰۰۸ء) تمام صورتحال اور پس منظر کو سمجھنے کے لئے قارئین کی خدمت میں معمولی حک واضافہ کرکے دوبارہ پیش خدمت ہے۔ (مدیر)

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور اس کی روح رواں محترمہ بے نظیر بھٹو کو ۲۷ دسمبر کی شام کو لیاقت باغ راولپنڈی کے ایک جلسہ عام کے اختتام کے بعد سڑک کے بیچوں بیچ اور درجنوں سیکورٹی اہل کاروں کی موجودگی میں بڑی بیدردی کے ساتھ قتل کردیا گیا۔ اس افسوسناک حادثہ نے ملک کے گوشے گوشے میں غم و ماتم کی ایک سوگوار فضا قائم کردی۔ بلاشبہ پاکستان پیپلز پارٹی ملک کی ایک بڑی سیاسی جماعت ہے اوراس کی مرکزی لیڈر بے نظیر بھٹو ایک ذہین اور زیرک سیاستدان تھیں۔ انہوں نے عمر بھرپور جدوجہد میں گزاری اور پیپلز پارٹی کو اپنی بے پناہ صلاحیتوں کی بدولت نہ صرف زندہ رکھا بلکہ اسے ایک بڑی فعال اور متحرک جماعت کے طور پر ابھارا (اسکے بانی ذوالفقار علی بھٹو جو ایک بڑی سیاسی قدآور شخصیت اور بے نظیر بھٹو کے والد تھے، ان کو پھانسی دینے کے بعد بھٹو کی ذات ایک طلسماتی شخصیت میں بدل گئی اور پیپلز پارٹی پہلے سے بھی زیادہ مضبوط جماعت بن گئی) اس کے ورکروں اور ہمدردوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ اس کی مرکزی لیڈر کو ملک کے ان مخدوش حالات میں قتل کرانا ایک بہت بڑی گہری بین الاقوامی سازش کا